عید ایک حسین تہوار

سیدہ ریحانہ بخاری

آج رمضان المبارک کی 29 تاریخ ہے غروب آفتاب کا وقت ہے مطلع کچھ ابر آلود کچھ صاف ہے روزوں کا نور چہروں پر سجائے مشتاق نگاہیں آسمان پر عید کا چاند بھی تلاش کررہی ہیں اور دل ہی دل میں دعا بھی کررہی ہیں اللہ کرے آج چاند نہ ہی ہو تو اچھا ہے ایک روزہ اور مل جائے گا۔ کیا معلوم اگلے سال یہ مہینہ نصیب ہو نہ ہو پتہ نہیں زندگی اگلے برس رمضان تک وفا کرے نہ کرے۔ ویسے بھی یہ سوچ سوچ کر دل رو رہا ہے کہ نیکیوں کا یہ حسین موسم اب ہم سے رخصت ہوا چاہتا ہے اس کی بہاریں رخصت ہورہی ہیں اب نہ اس طرح قرآن کی تلاوت ہوگی نہ نمازوں کا اہتمام نہ سحری کی یہ پاکیزہ فضائیں ہوں گی نہ افطاری کی لذیذ رونقیں پھر عید کی تیاریں بھی ابھی ادھوری ہیں وہ بھی کام مکمل ہوجائیں گے مہندی بھی لگ جائے گی چھوٹی موٹی شاپنگ بھی ہوجائے گی اور عید کے پکوان کی تیاری بھی آسانی سے ہوجائے گی۔ انہی سوچوں میں ڈوبی نگاہیں آسمان پر دور دور تک چاند ڈھونڈنے کی ناکام کوشش کررہی تھیں کہ روزہ کھلنے کا اعلان ہوگیا۔ رات گئے ٹی وی پر اعلان ہوا کہ آج چاند نے ملک بھر میں کہیں بھی اپنا حسین چہرہ نہیں دکھایا اس لئے عید پرسوں یعنی ہفتے کو ہوگی اہل محبت کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی شکر ہے اللہ نے دعا قبول فرمائی ایک روزہ اور مل گیا پھر بھی کل تو اس مہمان مہینے نے رخصت ہونا ہی ہے آنکھیں اشکبار ہوگئیں اب نہ وہ رحمت بھری گھڑیاں ہوں گی نہ ہر آن چھم چھم برسنے والی رحمتیں اور نہ وہ نورانی پر کیف ساعتیں کہ جب حلق پیاس سے خشک ہورہا ہو تو اور زیادہ خوشی کا احساس ہوتا ہے کہ شکر ہے ہم اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری میں مصروف ہیں وہ ہر وقت قرب الٰہی کے حسین احساسات! اب سب کچھ رخصت ہوجائے گا اسی لئے تو جب رمضان کی آخری رات آتی ہے تو زمین وآسمان اور ملائکہ حضور علیہ السلام کی امت کی مصیبت کو یاد کرکے روتے ہیں ہم نے بھی یہ منظر اپنے بزرگوں میں دیکھا تھا لیکن ہمارا بچپن تھا سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ نانی جان جائے نماز پر بیٹھی کیوں رو رہی ہیں حالانکہ یہ تو خوشی کی بات ہے اب روزے ختم

ہونے والے ہیں اب تو سحری سے افطاری تک کھانے کی پابندی بھی ختم ہوجائے گی اور پھر کل عید ہوگی نئے کپڑے پہنیں گے لذیذ پکوان بنیں گے مزیدار شیر خرمہ ہوگا اس لئے انہیں تو خوش ہونا چاہئے اس رونے کی وجہ آج سمجھ آتی ہے جب ہم خود رمضان کی جدائی کے خیال سے روتے ہیں۔ جب بچے تھے تو رمضان شریف کے ختم ہونے کی خوشی اس لئے بھی ہوتی تھی کہ اب والدہ کے حکم سے ان کی دی گئی سویاں خوبصورت دستر خوان سے ڈھک کر جب محلے کے سب گھروں میں دینے جائیں گے تو ہر جگہ سے عیدی ملے گی۔ کتنا خوبصورت دور تھا وہ بچپن کا بھی اور سبحان اللہ آج کے مقابلے میں کتنا حسین زمانہ تھا وہ کہ محبت کی خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی پورا محلّہ ایک گھر لگتا تھا پڑوسی پر پڑوسی کے حقوق کا عملی اظہار ہر طرف نظر آتا تھا لیکن اب سب کچھ بدل گیا ہے اب ہمیں بسا اوقات یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ ہمارے پڑوس میں کون رہ رہا ہے اور کیا آج اس کے گھر کچھ کھانے کو بھی ہے کہ نہیں الا ماشاء اللہ۔ ویسے بھی اب سب کچھ بدل گیا ہے سویوں کی جگہ صرف بیکری میں تیار شدہ رنگ برنگی چیزوں مثلاً کیک پیسٹری پیزا اور عربی سویٹس نے لے لی ہے لیکن یہ بات بھی طے ہے کہ یہ سب کچھ وہاں زیادہ ہوتا ہے جہاں خوبصورت اور جائز روایات کو دقیانوس کہہ کر ہی بالکل پس پشت ڈال دیا گیا ہے ورنہ شیر خرمہ آج بھی ہمارے عید کے دستر خوان کا حصہ ہے اور پڑوسیوں سے محبت کا تعلق آج بھی کسی حد تک برقرار ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان عالیشان کے مطابق آج بھی ہر مسلمان کے لئے مہمان رحمت ہوتے ہیں۔ اسی لئے عیدالفطر کے اس خاص موقع پر مہمانوں کی خاطر مدارت کے لئے خاص تیاریاں ہوتی ہیں مائیں اور نانیاں دادیاں اپنی بہو بیٹیوں کو ساتھ ملا کر رات بھر کچن میں ککنگ کرتی ہیں اور گھر لذیذ خوشبوؤں سے مہکتا رہتا ہے۔ صبح ہی صبح نماز فجر اور تلاوت قرآن پاک کے بعد کچن میں جا کر گرم گرم شیر خرمہ اور زعفرانی سویاں تیار کی جاتی ہیں ان پر چاندی کے ورق سجائے جاتے ہیں اور روح کیوڑہ سے مہکائی جاتی ہیں۔ ہماری خواتین جانتی ہیں کہ دوسروں کو کھانا کھلانا بہترین اسلام ہے۔ حضور علیہ السلام سے سوال پوچھا گیا سب سے بہتر اسلام کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ''جسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو اسے سلام کرنا اور دوسروں کو کھانا کھلانا'' اسی لئے اس خاص موقع کے حوالے سے مہمانوں کی خاطر تواضع کا بھی خاص اہتمام کیا جاتا ہے اور گھر میں آنے والے کسی مہمان کو بھی منہ میٹھا کئے بغیر گھر سے جانے نہیں دیا جاتا۔ رمضان کی جدائی میں آنسو بہاتے اور احساس تشکر کے جذبات کے ساتھ 30 واں روزہ بھی گزر جاتا ہے سب کو پتہ ہے کہ چاند دیکھیں نہ دیکھیں عید تو کل ہونی ہی ہے پھر بھی چاند دیکھنے کا اپنا ایک لطف ہے کیونکہ چاند دیکھ کر دعا مانگنے سے سنت رسول ﷺ پر عمل ہوتا ہے۔ عید کا چاند کیا طلوع ہوا ملک بھر میں دعاؤں اور مبارکبادیوں کا نیا سلسلہ شروع ہوگیا مسلمانوں کی

یہ بڑی حسین عادت اور روایت رہی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ شیئر کرتے ہیں اور وہ یہ سب اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کرتے ہیں۔ اگر اللہ پاک ہمیں ہماری مرضی پر چھوڑ دیتا تو ہم تو ایسے بے حس کہ شاید ایک دوسرے کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کریں۔

اسلام کی تمام عبادات اور تہوار اجتماعی رنگ لئے ہوئے ہیں خواہ وہ عیدالفطر ہو، عیدالاضحٰی ہو یا مسلمانوں کی سب سے بڑی عید، عید میلاد النبی ﷺ۔ عید میلاد کو ہی لیجئے عید میلاد کا چاند طلوع ہوتا ہے پوری ملت اسلامیہ میں خوشی اور سرور کی مسحور کن لہر دوڑ جاتی ہے۔ فرش تا عرش درود وسلام کی صدائیں بلند ہونے لگتی ہیں ہر دل شاد ہر گھر درود وسلام سے آباد ہوجاتا ہے اور سب مل کر دھوم دھام، جوش وخروش اور تزک و احتشام کے ساتھ عید میلاد مناتے ہیں۔ یہی اجتماعی حسن اور رنگ ہمیں عیدالاضحٰی میں نظر آتا ہے اور جب آمد رمضان ہوتی ہے تو ہر جگہ ''رمضان کی آمد مرحبا'' کے نعرے سنائی دیتے ہیں۔ پورے 30 دن اجتماعی عبادات کے حسین مواقع نظر آتے ہیں سحری کا وقت ہوتا ہے گلی محلے بازار لوگوں سے بھر جاتے ہیں کہیں پراٹھے اور پھینیاں خریدی جارہی ہیں کہیں لسی اور دہی کہیں سحری جگانے والے ڈھول پیٹ رہے ہیں تو کہیں بھکاری پارٹ ٹائم لگارہے ہیں۔ اس انتہائی پاکیزہ وقت میں اجتماعی تیاریوں کے حسین روح پرور مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ افطاری کا وقت ہوتو یہی خوبصورت رونقیں خوبصورت سناٹوں میں بدل جاتی ہیں اور افطاری کے وقت باہر نکلیں تو لگتا ہے سڑکوں پر کرفیو نافذ ہے یا کھانے کے علاوہ ہمیں کوئی اور کام ہی نہیں اس طرح دونوں اوقات میں امت مسلمہ کے ایک ہونے کا تصور خوب ابھر کا سامنے آتا ہے اور پھر عید کا حسین دن آتا ہے جب سارے مسلمان پورے ماہ اللہ کے حکم سے اپنے اندر باہر کے شیطانوں کو کچل کے اس کی عبادتوں میں سرشار رہنے کے بعد عید کی صورت میں خوشیاں مناتے ہیں اور رب ذوالجلال کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ مولا یہ دن ہماری زندگی میں بار بار اور پلٹ پلٹ کر بھیجنا تاکہ زندگی ایسے ہی تیری اطاعت اور فرمانبرداری اور اسکے نتیجے میں حاصل ہونے والی خوشیوں سے بھری رہے۔ ہمارے ہاں کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ رب کی اطاعت اور فرمانبرداری اور سنت رسول ﷺ کے مطابق عید منانے کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ سارا دن زیادہ سے زیادہ وقت جائے نماز پر بیٹھ کر صرف ادائیگی نماز، تلاوت قرآن اور تسبیحات کرتے رہئے جب کہ اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہوئے ہم دنیا کے جو بھی کام کرتے ہیں سب عبادات میں شمار ہوتے ہیں صرف عیدالفطر کو ہی دیکھئے اس میں کھل کر خوشی منانا بالکل جائز ہے بشرطیکہ خوشی منانے کے طریقے حضور ﷺ کی سنت کے مطابق ہوں یا پھر کسی بھی گناہ کے کام پر مشتمل نہ ہوں۔ حدیث مبارکہ میں ہے ایک مرتبہ عید کا دن تھا حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضور ﷺ سے عید ملنے کی غرض سے ام المومنین

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ مبارک میں پہنچے۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ حضرت عائشہؓ چار پائی پر بیٹھی ہیں اور پاس ہی کچھ انصار کی بچیاں دف بجا بجا کر خوشی کے گیت گا رہی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ رسول اللہ کا گھر اور گانا بجانا؟ فوراً بند کر دو حضور ﷺ بھی ایک کونے میں چادر اوڑھے لیٹے آرام فرما رہے تھے لیکن حضرت ابوبکرؓ کو ابھی حضور ﷺ کی موجودگی کا علم نہیں تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کے منع کرنے سے بچیوں نے فوراً خاموشی اختیار کر لی۔ حضور ﷺ نے چہرہ مبارک سے چادر ہٹائی اور میٹھے لہجے میں فرمایا ابوبکر رہنے دو (انہیں گانے دو) ہر قوم کا ایک عید کا دن ہوتا ہے اور آج ہماری عید کا دن ہے۔ سبحان اللہ میرے آقا کریم علیہ الصلوۃ والسلام خود انہیں اپنی خوشی کے اظہار کی اجازت مرحمت فرما رہے ہیں۔

عید کی تیاریاں اور اسراف

عید کی تیاریاں ہماری ذمہ داری ہوتی ہے اس لئے عید کی تیاریاں کرتے وقت ہم خواتین کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ اس میں اسراف نہ ہو۔ عام حالات میں بھی ضرورت سے زائد لباس اور دیگر چیزوں کی خریداری اسراف ہے۔ حضور علیہ السلام نے اسراف سے بچنے کی خاص تاکید فرمائی کیونکہ ہم نے رب تعالیٰ کو اس کا حساب کتاب دینا ہے۔ لہذا فیملی کے لئے اتنے ہی لباس بنایئے جتنی کہ ضرورت ہے اتنی ہی دوسری شاپنگ کیجئے جو آپ کی واقعی ضرورت ہے تاکہ اسراف سے بچنے کی صورت میں اللہ اور اس کا محبوب ﷺ آپ سے خوش ہوں اور آج کل تو خاص حالات ہیں ہمارے کروڑوں پاکستانی بہن بھائی ایک لقمہ خوراک ایک گھونٹ پانی اور ایک پرانے لباس کو بھی ترس رہے ہیں چنانچہ جو کچھ بھی آپ کی ضرورت سے زائد ہے اسے اپنے سیلاب زدگان بہن بھائیوں کے لئے جمع کرا دیں تاکہ وہ بھی آپ کے ساتھ خوشیوں میں شریک ہوسکیں اور یقین کیجئے اس عمل سے آپ کی اپنی عید کی خوشی بھی دوگنی ہوجائے گی یہ آپ کے فیملی ممبرز خاص طور پر بچوں کی تربیت کے لئے بہت ضروری ہے اگر ان کی فرمائشیں حد سے تجاوز کریں تو انہیں حضرت عمرؓ کے بیٹے کا یہ واقعہ سنایئے کہ کس طرح ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے عید کے دن اپنے بیٹے کو پرانی قمیض پہنے دیکھا تو رو پڑے سعادت مند بیٹے نے کہا ابا جان آپ رو کیوں رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا بیٹا مجھے ڈر ہے کہ آج عید کے دن جب دوسرے لڑکے تمہیں اس پھٹی پرانی قمیض میں دیکھیں گے تو تمہیں دکھ ہوگا اور تمہارا دل ٹوٹ جائے گا۔ نیک فطرت اور فرمانبردار بیٹے نے جواب دیا ابا جان! دل تو اس کا ٹوٹے جو رضائے الٰہی کو نہ پاسکا یا جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی ہو۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی رضا مندی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے راضی ہوگا۔ حضرت عمرؓ کی آنکھ میں یہ سن کر خوشی سے آنسو آ گئے اور انہوں نے بیٹے کو محبت سے گلے لگا لیا۔ (مکاشفۃ القلوب)

چاند رات اور عیدی

ابن ماجہ کی حدیث ہے جس نے عیدین کی راتوں میں یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی رات میں قیام کیا (یعنی رات کو جاگ کر کچھ وقت عبادت کی) تو اس دن اس کا دل نہیں مرے گا جس دن سب لوگوں کے دل مرجائیں گے، عید کی رات یعنی چاند رات اس حوالے سے بھی خاص اہمیت کی حامل ہے کہ اس رات اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کی قبولیت اور رحمتوں اور برکتوں کی صورت میں عیدی ملتی ہے بشرطیکہ حضور ﷺ کی حدیث شریف کے مطابق ہم سارے دوسرے کاموں کے ساتھ ساتھ اسے یاد بھی کریں جبکہ ہمارے ساتھ اس کا الٹ ہوتا ہے ہم عبادت کرنے کی بجائے رات کا کچھ وقت جو عید کی تیاریوں کلکنگ وغیرہ سے بچ جاتا ہے اس میں رات گئے بازار کی تفریح اور شاپنگ کو نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ بہت ضروری خریداری ہو تو کوئی بات نہیں فوراً خریداری کریں اور گھر واپس آجائیں لیکن ہمارے ساتھ الٹ معاملہ ہے ہم خاص طور پر جیولری چوڑیاں مہندی اور جوتوں وغیرہ کی شاپنگ روک کر رکھتے ہیں کہ چاند رات کو جائیں گے بڑا مزہ آئے گا اور بازار میں مزے کی صورت میں ایک طوفان بدتمیزی مچا ہوتا ہے۔ دکانداروں نے چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھایا ہوتا ہے اور پھر بدتہذیب منچلے جو صرف اس رات گروپ کی صورت میں بازار اس لئے جاتے ہیں کہ لڑکیوں کو چھیڑسکیں اور تنگ کرسکیں لہذا کوئی کسی کو چٹکی کاٹ رہا ہوتا ہے کوئی کہنی مار رہا ہوتا ہے کوئی آوازیں کس رہا ہوتا ہے جس کی وجہ سے لیڈیز کا چلنا پھرنا دشوار ہوتا ہے حتی کہ سال بھر کچھ نہ کرنے والے لڑکوں نے بھی چوڑیوں اور مہندی کے سٹالز لگائے ہوتے ہیں تاکہ وہ اس بہانے لڑکیوں اور عورتوں کے ہاتھ پکڑسکیں اور الا ماشاء اللہ ہماری معصوم مائیں اپنی نگرانی میں ان سے اپنی بیٹیوں کو چوڑیاں چڑھوا رہی ہوتی ہیں۔ افسوس صد افسوس یہ کس قدر گناہ کا کام ہے۔ مبارکبادی ہے ان گھرانوں کے لئے جہاں آج بھی گھر بلا کر چوڑی والیوں سے چوڑیاں پہنی یا پہنائی جاتی ہیں۔

عید دراصل ماہ رمضان اچھی طرح سے گزار کر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اجتماعی خوشی منانے کا نام ہے۔ صبح سویرے اٹھئے نماز فجر اور تلاوت کلام پاک سے فارغ ہوکر عید کی نماز کی تیاری کیجئے گھر سے نکلنے سے پہلے سنت رسول ﷺ کے مطابق 3,5,7 کھجوریں یا شیر خرمہ کھائیے۔ نماز عید کے بعد اپنے اساتذہ والدین اور بزرگوں سے عید مل کر ان کی قیمتی دعائیں لیجئے گھر والوں کو عیدی دیجئے اور لیجئے گھر آنے والے مہمانوں کی اچھی طرح خاطر مدارات کیجئے۔ اللہ رب العزت نے جو نعمتیں آپ کو عطا کی ہیں ان کا بہترین استعمال کرکے اللہ اور اس کے محبوب کو خوش کیجئے۔ فطرانہ، صدقہ وخیرات اور تحائف کی صورت میں ان کی خوشی میں اضافہ کیجئے۔ دوستوں سہیلیوں کے گھر جائیے انہیں گھر بلائیے اور مل جل کر خوب عید منائیے۔